مسٹر زیڈ۔اے (دی کریمنل) از بنتِ آدم

WWW.NOVELSCLUBB.COM

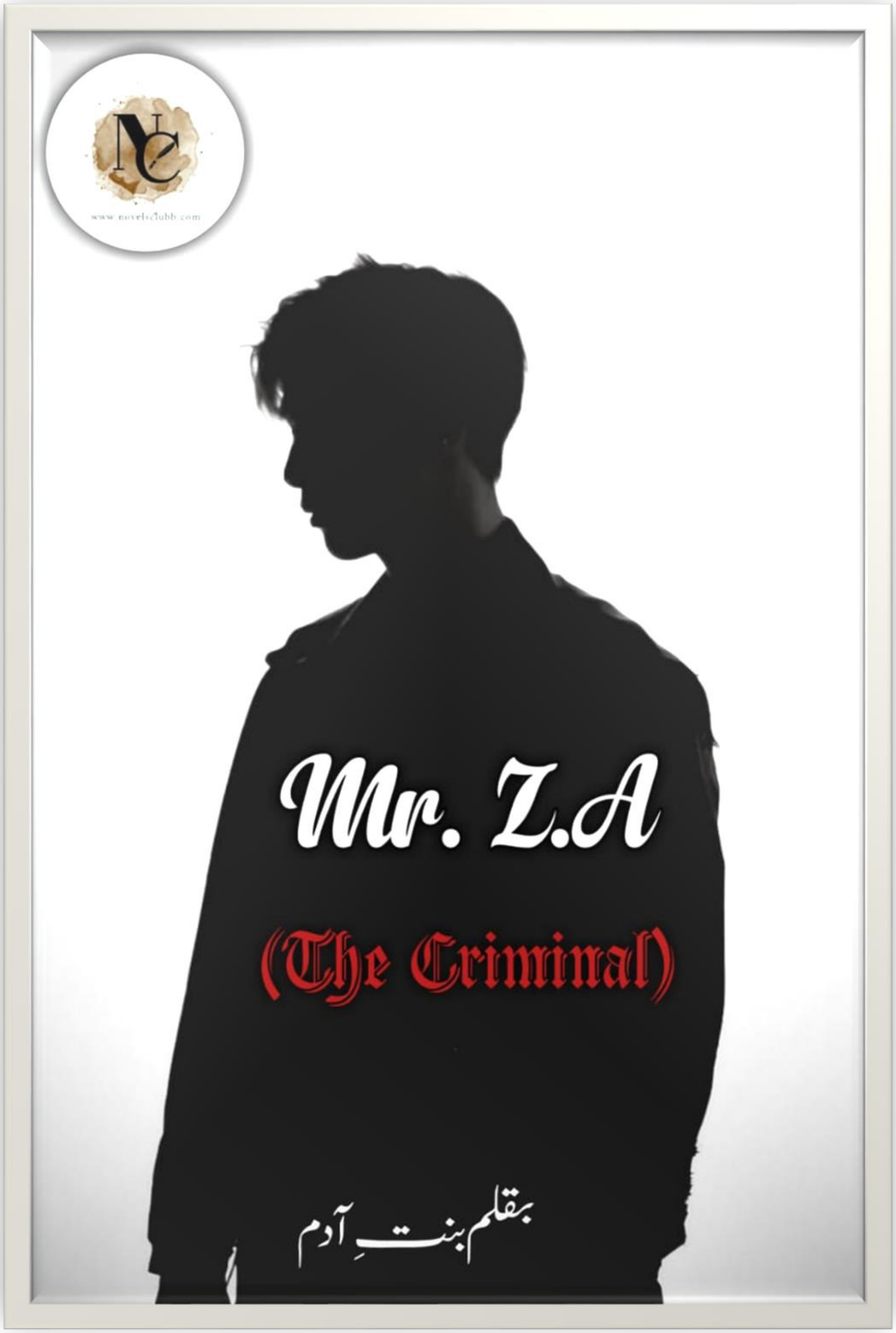

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مسٹر زیڈ-اے (دی کریمنل)

(از بنت آدم)

پہلی قسط

کالے رنگ کا پاؤں کو چھوتا لونگ کوٹ پہنے سر پر ہڈی لیے چہرے پر بلیک ماسک لگائے... آنکھوں پر سن گلاسز لگائے... کوئی ہیولہ گھر کی بالکونی سے چھلانگ لگاتا... پیٹھ پر کالے ہی رنگ کا بستہ پہنے... دور سے دیکھنے پر اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ کون ہے... زمین سے اٹھتے پہلے کپڑوں سے دھول جھاڑی... پھر اس ہیولے

نے دائیں بائیں اوپر نیچے ہر طرف دیکھا... سڑک سنسان تھی رات کے تین بج رہے تھے اس ٹائم سب گھروں میں سکوت کا عالم تھا...

یہ ایک چھوٹی سی سوسائٹی تھی جس میں بہت کم لوگ آباد تھے... بہت سے گھر خالی تھے اور کچھ پلاٹ تھے جس میں لوگ کوڑا کرکٹ پھینک دیتے... ایسے ہی ساڑے تین مرلہ پر مشتمل یہ گھر تھا... اب اس ہیولے نے سڑک پر دوڑ لگائی... دیکھنے میں وہ کوئی چور یا ڈاکو معلوم ہوتا تھا... بھاگتا ہوا وہ سڑک کنارے پہنچا تو ایک کالے رنگ کی گاڑی میں کوئی پہلے سے ہی اسکا انتظار کر رہا تھا گاڑی کے پیچھے کا دروازہ کھول کر وہ بیٹھا... گاڑی میں اور کون کون تھا... گاڑی کے شیشے کالے ہونے کی واجہ سے دیکھنا ناممکن تھا...

ایک ہی منٹ میں گاڑی فراٹے مارتے زن سے نکل گئی...

www.novelsclubb.com

==========================

"یار یہ پڑھائی سے کب جان چھوٹے گی میں تو تھک گئی ہوں"

عدن یونیورسٹی کے گارڈن میں بیٹھی مسلسل بسمل کے سامنے اپنے دکھڑے رو رہی تھی اور وہ بیزاری سے بیٹھی اسکی باتیں سن رہی تھی...

"تمہیں کس نے کہا تھا کے امتحان سر پر ہیں اور تم ایک مہینے کے لئے ٹرپ پر چلی جاؤ...اب میں کیا کر سکتی ہوں پڑھو نہیں تو فیل ہو جاؤ میری طرف سے...پر خدا کا واسطہ ہے میرا سر مت کھاؤ"

بسمل نے تنگ آ کر پہلے ڈانٹا اور پھر منت بھرے لہجے میں ہاتھ جوڑے...عدن کچھ نہ بولی بس منہ پھلا کر دوسری طرف کر لیا

عدن اور بسمل دونوں کا اسی سال یونیورسٹی میں ایڈمشن ہوا تھا دونوں بی سی ایس (BCS) کی سٹوڈنٹس تھیں ابھی پہلا سال تھا اور عدن کی بس ہو گئی تھی...

وہ روٹھی تھی تو بسمل کو اسکا ایسے منہ پھیر کر بیٹھنا اچھا نہیں لگا تو اس باتوں کی مشین کو پھر سے بلا بیٹھی...

"اچھا سوری...دیکھو مل کر پڑھ لیتے ہیں میں تمہاری ہیلپ کر دوں گی تم میرے گھر آجانا ٹھیک؟؟"

بسمل نے بات بنائی کہ وہ مان جائے اور...

"ہاں یہ ٹھیک ہے...میں آجاؤں گی اور ہم پڑھ لینگے ابھی رہنے دیتی..."

اسنے بسمل کے ہاتھ سے بھی کتاب کھینچی اور باتیں کرنے لگی

بسمل سر پکڑ کے بیٹھ گئ 'کیوں اسے چھیڑ بیٹھی' اب مجبوراً سننا پڑ ناتھا...

انکی دوستی ایسی ہی تھی عدن تو ہر بات ہی بسمل کو بتاتی مگر بسمل اپنے آپ میں رہنے والی تھی اپنے مسائل کم ہی کسی کو بتاتی تھی...

وہ کافی خاموش طبیعت کی مالک تھی...پردہ کرتی تھی سر سے پیر وہ کالے برقے میں لپٹی ہوتی...پاؤں میں کالے رنگ کی جرابیں ہوتیں صرف چھوٹی چھوٹی آنکھیں دکھتی اور سفید ہاتھ...اس میں ایک خاصیت تھی وہ کسی سے بھی بلاوجہ بات نہیں تھی کرتی...اتنا ہی کسی کو اپنے بارے میں بتاتی تھی جتنا بتانا چاہتی تھی...

عدن سے دوستی بھی بس عدن کی خوش اخلاق طبیعت کی وجہ سے ہوئی تھی...پہلے

www.novelsclubb.com

دن کلاس کا پوچھنے کے لئے عدن سے بات کی اور عدن اسکے کام تو کیا ہی آنا الٹا اسکے ساتھ ساتھ خود بھی ڈھونڈنے لگی بسمل نے بہت چاہا کے پیچھا چھڑوالے... لیکن وہ ساتھ رہی پھر کیا تھا انکی دوستی ہوتی گئی...

عدن بہت چلبلی سی معصوم سی لڑکی تھی صاف دل کی جو منہ میں آتا بول دیتی ہنس مکھ اور پیاری بھی... وہ انگلینڈ میں پلی بڑھی تھی اسکی فیملی پاکستان کے شہر اسلام آباد سے تعلق رکھتی تھی... عدن کے والد زاویار صاحب شادی ہوتے ہی اپنی زوجہ مہرین بیگم کو لے کر انگلینڈ سیٹل ہو گئے... پھر وہاں انکی اکلوتی اولاد عدن نے جنم لیا... وہاں عدن نے basic studies حاصل کی اب ایک سال پہلے ہی واپس پاکستان شفٹ ہوئے ہمیشہ کے لیے... عدن کے والدین اسے وہاں دنیاوی تعلیم تو دیتے رہے لیکن دینی تعلیم کو بلکل بھول گئے... لیکن گھر پر زاویار صاحب مہرین بیگم اردو میں بات کرتے تو عدن کی اردو بہت اچھی تھی لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ پاکستان میں پہلی بار آئی اور انگریزوں میں پلی ہے... عدن کی دوستی بسمل

سے ہوئی تو وہ شروع میں بہت حیران ہوتی اور اکثر بسمل سے اسکے نقاب کو لے کر بہت سوال کرتی...

"بسمل تم کیسے اتنی گرمی میں اتنا سب کچھ پہن لیتی ہو تمہیں گھٹن نہیں ہوتی کیا؟؟؟"

"نہیں بلکل نہیں ہوتی... تم بھی اگر کرو گی تو تمہیں بھی نہیں ہو گی"

"نہیں بئی میں تو مر ہی جاؤ نگی"

"لیکن میں تو زندہ ہوں اور دیکھو کتنی سکون میں ہوں" بسمل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"تمہیں عادت ہو گئی ہے اس لئے"

"گڑیا جب تم بھی کرنے لگو گی تو شروع میں مشکل ہو گی لیکن پھر تم بھی عادی ہو جاؤ گی"

"اچھا لیکن یہ کیوں کرتی ہو؟ مطلب وہاں تو ایسے کوئی بھی نہیں کرتا تھا...اور تم دیکھو یہاں بھی سب پینٹ شرٹس پہنے ہوئے ہیں سب اتنے بولڈ ہیں"

www.novelsclubb.com

عدن ہمیشہ سے جب الجھتی تھی تو بہت سوال کرتی تھی... لیکن بسمل اسے بہت پیار سے سمجھاتی جیسے اسکی بڑی بہن ہو...

"دیکھو اللہ کا حکم ہے کہ جب عورتیں گھر سے نکلیں تو پردہ کریں غیر محرم کے سامنے بے پردہ ہو کر نا جائیں..."

"لیکن اس سے کیا ہوگا؟؟" عدن دین کے بارے میں بہت کم جانتی تھی اسی لیے سوال کرتی تھی...

"دیکھو جو اللہ کا حکم ہو اس پر سوال نہیں کرتے وہ مومن پر فرض ہوتا... ہاں لیکن اللہ کے ہر احکام کے پیچھے اللہ کی مصلحت ہوتی"

"یہ سب بھی تو مومن ہیں... یہ کیوں نہیں پردہ کرتیں اور ماما وہ بھی تو نہیں کرتیں نا انہوں نے کبھی مجھے ایسا کچھ سمجھایا..."

"نہیں یہ سب مسلمان ہیں... مومن وہ ہوتا جو اللہ کا حکم مانتا صرف خود کو مسلمان کہلوانے سے کوئی مومن نہیں بن جاتا... اور جہاں تک رہی بات تمہاری ماما کی کہ انہوں نے تمہیں کیوں نہیں سمجھایا یہ میں نہیں جانتی لیکن عدن اب انکے

www.novelsclubb.com

سمجھانے کا وقت گزر گیا ہے... تم خود سمجھدار ہو اور خود اپنے دین کو سمجھنے کی کوشش کرو... اللہ تمہارے لیے علم کے دروازے کھول دیگا... اور رہی بات ہمیں پردے کا حکم کیوں ہے تو چلو یہ تمہارے لیے ایک پہیلی ہے تم مجھے خود اسکا جواب ڈھونڈ کر دو گی ٹھیک؟؟"

"میں...؟" اسنے عجیب نظروں سے بسمل کو دیکھتے پوچھا...

"ہاں تم دیکھو ارد گرد اور سوچو پردہ کرنے والی عورت اور بے پردا عورت میں کیا فرق ہے تم انشاللہ سمجھ جو گی نہ بھی سمجھی تو میں تمہیں خود سمجھا دوں گی..."

بہت سمجھانے کہ بعد اسے سمجھ آگیا وہ روز بسمل سے کچھ نہ کچھ ضرور سیکھتی... کچھ ہی دن گزرے تو عدن میرون عبایا پہنے یونیورسٹی میں داخل ہوئی زرقہ کو وہ بہت پیاری لگی اور اسنے پہلی بار دل سے تعریف کی...

اب یونیورسٹی میں عدن میرون رنگ کے برقے میں رہتی اور حجاب بھی کرتی تھی لیکن نقاب نہیں تھی کرتی جسکی وجہ سے اسکا سفید چمکتا رنگ واضح ہوتا تھا اوپر سے اسکی خرکتیں...

www.novelsclubb.com

بسمل کو اس سے عجیب انسیت ہو گئی تھی...

==========================

لکڑی کی میز کے گرد پانچ کرسیاں پڑی تھیں جن میں سے دو خالی تھیں اور کمرے میں تاریک خاموشی تھی سب سوچ میں گم تھے کہ اچانک دروازہ کھلا اور دو نفوس داخل ہوئے

"شکر ہے خدا کا تم لوگ آ گئے...کیا بنا؟؟...کچھ پتا چلا؟؟"

میز کے گرد بیٹھے تینوں نفوس اٹھے..ان میں سے ایک لڑکی نے سوال کیا جینز پر لونگ کوٹ پہنے چہرے پر ماسک لگائے...

آنکھوں میں اضطرابی کا عنصر واضح تھا...

"نہیں ہر جگہ دیکھ لیا جانے اس نے وہ ڈائری کہاں چھپا رکھی ہے" نسوانی آواز ابھری

ہڈ آنکھوں سے اونچی کرتے کرسی سمبھالتے اسنے جواب دیا

"ہاں میں نے تو پہلے کہا تھا کہ یہ کام مجھے کرنے دو لیکن نہیں میں جاتا تو اب تک..."

"شٹ اپ زوہان احمد... تم تھوڑی دیر کے لئے خاموش نہیں رہ سکتے" سب کی نظریں ایک دم ابراہیم پر اٹھیں لیکن زوہان احمد کے ساتھ داخل ہونے والے نفوس کی نظریں زوہان کی آنکھوں پر ٹکی تھیں...

ابراہیم حیدر جو کب سے خاموش تھا اب بول اٹھا...

"تمہیں نہیں بھیج سکتے تھے مسلہ ہو سکتا تھا اگر سر کو پتا چل جاتا تو ہم سب یہ مشن ہاتھ سے گنواتے اور تم جانتے ہو میں ایسا نہیں ہونے دے سکتا... ہمیں سر کی دی ہوئی انسٹرکشن کے ساتھ کرنا ہے لیکن اپنے طریقے سے..." آنکھوں میں پریشانی واضح تھی اس شخص کا ایسا ردعمل بھی فطری تھا...

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یار تو تحمّل سے کام لے انشااللہ ہم ہی اس مشن کو ہینڈل کرینگے اور کامیاب بھی ہونگے اللہ ہمارے ساتھ ہے بس ایک بار وہ ڈائری ہاتھ لگ جائے"

شازل نے ابراہیم کو بھڑکتے دیکھا تو اسے پیار سے سمجھایا

زوہان ان سب کو غصے میں چھوڑ کر چلا گیا

ابراہیم نے سر کرسی کی پشت سے لگا کر آنکھیں موندھ لیں

"تم فکر مت کرو ہم سب کوشش کر رہے ہیں بہت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا"

آفرین نے ابراہیم کو پریشان دیکھ کر اسکی حوصلہ افزائی کی ابراہیم آنکھوں میں افسردگی لیے سر کو خم دیا

"میں زوہاں کو دیکھتی ہوں"

شمائل نے ان سب کو دیکھتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی

"سنو شمائل" دروازے تک پہنچی تھی کہ پیچھے سے ابراہیم کی آواز آئی...

"جی کہیں؟" شمائل نے پیچھے مڑتے جواب دیا

"کیا تمہیں بھی لگتا ہے کہ میں خود غرض ہوں؟"

www.novelsclubb.com

" بلکل نہیں اور آپ زوہان کی فکر مت کریں انہیں میں سمجھالو نگی... ہم سب آپکے ساتھ ہیں آلیانا آپ کی ہی نہیں ہماری بھی بہن ہے ہم بہت جلد اسے ڈھونڈ لیں گے "

اسنے واپس آتے دو قدم کے فاصلے پر کھڑے ہوتے تفصیل سے جواب دیا

"شکریہ " ابراہیم نے آنکھوں میں کرب لیے مسکرا کر کہا

"آفرین تم اس شکریہ کا جواب دو میں ذرا ابھی آئی "

شمائل نے آئی برو اچکاتے آفرین سے کہ کر باہر نکل گئی مطلب صاف تھا شکریہ کہنا شمائل کو اچھا نہیں لگا تھا جسکا جواب آفرین دیگی...

=====www.novelsclubb.com=====

" یہ پانچ لوگوں کا گروپ تھا جن میں دو لڑکیاں اور تین لڑکے تھے یہ سب ہی ملک کے لئے اپنی خدمات دیتے تھے... سیکرٹ ایجنٹ کے طور پر...ان میں کسی کا بھی ذاتی

نام نہ تھا انہوں نے خود ی آپس میں رکھے تھے لیکن ایک دوسرے کو بھی نام بتانے کی اجازت نہیں تھی...دو ہی لڑکیاں تھیں اس گروپ میں جس میں شائل کا زوہان کے ساتھ نکاح ہوا تھا اور یہ بات اس گروپ کے علاوہ کوئی بھی نہ جانتا تھا...یہاں ساتھ کام کرتے کرتے ان میں بہت گہری دوستی ہو گئی تھی...انہیں ایک مشن ملا تھا جسے پورا کرتے ابراہیم نے اپنی بہن آلیانا کو گواہ دیا تھا...وہ دو دن سے لاپتا تھی دشمنوں نے صرف ابراہیم کو دیکھا لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھا...اور اسے اس بے خبری کا بہت بڑا قرض چکانا پڑا تھا...

انہیں دشمن کے بارے میں کچھ ہی معلومات فراہم کی گئی تھیں...زیڈ اے(z.a) وہ بہت بڑا کریمنل تھا دو سال سے وہ ڈر گز اور خطرناک منشیات کی پاکستان سپلائی کرتا تھا اور پاکستان کے علاوہ بھی مختلف ممالک اسکے دیے ڈر گز استمال ہوتے تھے جنہیں اگر ایک شخص روز لے تو ایک سال مشکل سے زندہ رہ سکتا تھا...اسکی رہائش کہاں کی تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا کیونکہ وہ کہیں بھی زیادہ دیر تک نہیں

www.novelsclubb.com

ٹھہرتا تھا...اسکی ایک خامی تھی وہ ڈائری لکھتا تھا اور اس ڈائری میں اسکا ہر راز ہوتا... چاہے چھوٹی سے چھوٹی بات ہو یا بہت بڑی...

اور وہ ابراہیم کے بارے میں جان گیا تھا کیسے یہ اسکے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا...

ابراہیم اور آلیانا دو بہن بھائی تھے اور اکیلے رہتے تھے... کیوں یہ بھی کوئی نہیں جانتا تھا...انکے ماں باپ کون تھے کیا کرتے تھے یہ بھی ان سب پر ایک راز تھا...

آلیانا اس وقت زیڈ اے کی قید میں تھی لیکن سب جانتے تھے کہ وہ جہاں بھی ہے اسکی عزت محفوظ ہے کیونکہ زیڈ اے کے بارے میں ایک بات مشہور تھی کہ وہ عورت کی عزت کبھی پامال نہیں کرتا تھا... جرائم کا بادشاہ تھا لیکن عورت کو نقصان نہیں پہنچاتا تھا... لیکن یہ بھی خبر پکی تھی کہ آلیانا اسی کی قید میں ہے...

www.novelsclubb.com

==========================

وہ لان میں اکیلا بیٹھا تھا غصّے سے مسلسل پاؤں ہلا رہا تھا...

شمائل پاس ہی بینچ پر تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گئی لیکن زوہان نے چہرہ دوسری طرف موڑ لیا...

"آپ بات کو کیوں نہیں سمجھ رہے...بھائی کے لیے یہ وقت بہت مشکل ہے...اور ہمیں اس وقت انکا ساتھ دینا ہے..."

شمائل نے سمجھانے کی کوشش کی...

"تم مجھے مت سمجھاؤ میں جانتا ہوں وہ مشکل میں ہے لیکن میں تمہیں خطرے میں نہیں ڈال سکتا..."

"میرے لیے خطرہ نہیں ہے زوہان لیکن آپکے لیے یا کسی اور کے لئے خطرہ ضرور ہو سکتا ہے...یہ آپ بھی جانتے ہیں کہ زیڈ اے عورتوں کو کچھ بھی نہیں کہے گا زیادہ سے زیادہ قید کر سکتا ہے اور ہمیں اپنی حفاظت کرنا آتی ہے...اور سچ بتاؤں زوہان آپ ابراہیم بھائی کو خود غرض کہہ رہے ہیں لیکن مجھے اس وقت صرف آپ خود غرض لگ رہے ہیں..."

www.novelsclubb.com

اسنے رخ پھیرتے ہوئے کہازوہان کادل یک دم کٹ کے رہ گیا تھا کم سے کم وہ شمائل کہ منہ سے یہ سب سننے کی امید نہیں تھار کھتا تھا...

شمائل کو بولنے کے بعد احساس ہوا کہ وہ کیا بول بیٹھی ہے لیکن وہ اگر ایسے نہ بولتی تو زوہان احمد کو کوئی اسکی بات سے پیچھے نہیں ہٹا سکتا تھا...

"جاؤ یہاں سے...اور جو کرنا چاہتے ہو کرو میں تم لوگوں کے کسی کام میں رکاوٹ نہیں بنوں گا..."اسنے حیرانی سے ساتھ بیٹھی اپنی ہمسفر ہمراز کو دیکھااور پھر بے رخی برتتے منہ پھر لیا...

"ہمیں آپکی مدد کی ضرورت ہے..."اسنے ڈرتے ہوئے کہازوہاں کی ناراضگی سے اسکو ہمیشہ ڈر لگتا تھا...وہ جتنا اسکے لیے possessive تھا اتنا ہی اسکے معاملے میں سخت بھی تھا...

www.novelsclubb.com

"یہ میرا بھی مشن ہے اس لیے تم لوگ فکر مت کرو...میں ہر قدم پر ساتھ رہوں گا اب تو کسی کی فکر بھی نہیں رہی تم نے ٹھیک کہا میں خوامخوا 'خودغرض' ہو رہا تھا"

اسنے ناراضگی کا خوب اظہار کیا...

شمائل کے دل کو کسی نے مٹھی میں کیا تھا...وہ کچھ کہتی کہ پیچھے سے آفرین کے چیخنے کی آواز آئی...وہ دونوں ڈر کر اس طرف بھاگے...

============================

وہ دونوں کلاس میں پہنچی تو لیکچر شروع ہو چکا تھا...

"دیکھا تم نے آج پھر دیر کروادی لیکن یہ کون ہے..؟"

بسمل نے عدن کو پریشانی سے کہا وہ اکثر ہی عدن کی واجہ سے لیٹ ہو جاتی تھی...

"مے آئی کم ان سر؟؟"عدن نے جلدی سے کہا ساتھ ہی دماغ میں بہانہ بھی سوچ لیا تھا...

www.novelsclubb.com

سر نے پیچھے پلٹ کر دیکھا اور بسمل تو مانو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حال تھا...وہ اپنی جگہ بلکل ساکت ہو گئی...

"آپ دس منٹ لیٹ ہیں کوئی سولڈ ریزن ہے تو بتائیں نہیں تو کل ٹائم پر آیئے گا..."

"جی سر وہ بسمل کے فیانسی آئے تھے یہ اس سے ملنے اور یہ مجھے انسے ملوانے لے کر گئی تھی... مطلب میں اسکے ساتھ تھی..."عدن نے تو جو منہ میں آیا بک دیا اور بسمل جو پہلے ہی شوکڈ میں کھڑی تھی عدن کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اسنے اسے خود کشی کا کہ دیا ہو...

"اوہ... تو مل لیا آپ نے اپنے فیانسی سے... کیا نام بتایا... آ بسمل؟"

سر نے استہزایہ انداز میں پہلے بسمل سے پھر عدن کی طرف دیکھ کر نام کنفرم کیا...

بسمل ابھی تک شوکڈ میں تھی... بہت مشکل جواب دینے کی ہمّت جمع کی...

"جی وہ سر ضروری کام تھا اس لیے... وی آر سوری دوبارہ ایسا نہیں ہو گا..."

اسنے شرمندگی کے مارے سر جھکا کر جواب دیا

"یہ آپکی میری کلاس میں پہلی اور آخری غلطی تھی اس کے بعد اگر لیٹ ہوں تو کلاس میں آنے کی زحمت مت کیجیئے گا...اور یہ رشتے داریاں ملنا ملانا اپنے گھروں تک محدود رکھا کریں...ناؤ گو ٹو سیٹ...(now go to seat)"

سر نے رخ بورڈ کی طرف کرتے کہا...دونوں نے سوری کہ کر اپنی اپنی سیٹ سمبھالی لیکن بسمل نے عدن کی طرف دیکھنے کی بھی غلطی نہیں کی تھی...سب کلاس میں ایسے دیکھ رہے تھے جیسے پتہ نہیں کیا ہو گیا بسمل جو یہاں کسی لڑکے سے تو کیا کسی لڑکی سے بھی فضول بات تک نہیں تھی کرتی اس سے اسکا فیانسی ملنے آیا تھا کلاس میں دبی دبی سی سرغوشیاں ہونے لگیں تھیں جسے سر کی آواز نے توڑا...

"ان اف (enough) بورڈ پر توجہ دیں سب...اور میری کلاس میں صرف پڑھائی کی بات ہونی چاہیے...understood؟؟"

سر نے سب پر کڑی نظر ڈالتے کہا...کلاس ختم ہوئی تو سر ایک نظر بسمل پر ڈال کر باہر چلے گئے...

"یار آئم سوری مجھے جو سمجھ میں آیا میں نے کہ دیا..."

عدن نے شرمندہ ہوتے ہوئے بسمل سے کہا وہ بنا ہوئی جواب دیے ایک کونے میں جا کر بینچ پر بیٹھ گئی...

"بہت ناراض ہو؟؟" پاس بینچ پر بیٹھتے آس پاس لڑکیوں پر نظر جماتے عدن نے کہا

"پلیز عدن مجھے کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دو اس ٹوپک پر بعد میں بات کریں گے..."

بسمل نے سامنے درخت پر دو چڑیوں پر نظر جماتے کہا ایک چڑیا گھونسلے میں بیٹھی تھی دوسری کبھی اسکے دائیں طرف بیٹھ جاتی کبھی اڑ کر بائیں طرف آ جاتی انہیں دیکھتے اسکے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی... عدن پاس سے اٹھ کر چلی گئی تھی...

بسمل نے کچھ سوچتے ہوئے بیگ سے موبائل نکالا کہ پاس بینچ پر مائدہ آ بیٹھی بسمل نے ایک نظر اسے دیکھا اور موبائل بند کر دیا...

"یار تم تو بہت چھپی رستم نکلی تمہارا افیانسی تمسے ملنے یہاں آ گیا اور تم نے مجھسے ملوایا بھی نہیں اور تو اور..."

"ایک منٹ ایسا کچھ نہیں ہے..."بسمل نے اسکی بات کاٹی...

"عدن نے جھوٹ بولا تھا ہم کینٹین میں تھے...اور یہ سب فضول اسکا بہانہ تھا مجھے تو پتا بھی نہیں تھا کہ وہ یہ سب بولنے والی ہے..."بسمل نے مائدہ کو تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتی تھی صرف ایک اسے بات سمجھانے سے ہی سب تک بات پہنچ جائے گی پھر اسے رک رک کر ہر کسی کو اپنی صفائی نہیں دینی پڑے گی...

"اوو...تم سچ کہ رہی ہو؟؟"مائدہ نے شاکی نظریں بسمل کے چہرے پر جماتے کہا...

"ہاں میں کیوں جھوٹ کہوں گی تم سے...اور تم یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ یہ سر اچانک کیوں بدل گئے اور یہ کون ہیں؟؟"

بسمل نے اسے ٹالتے ہوئے اپنے مطلب کی بات پوچھی...

"وہ سر دمیر...وہ ہمارے انگلش کے ٹیچر چلے گئے ہیں نا چھٹیوں پر...انکے بیٹے نے انہیں لندن بلا لیا تو انکی جگہ سر دمیر آ گئے...ویسے سب بہت خوش ہیں..."مائدہ نے

فضول تفصیلی جواب دیا جسے بسمل نے بیزاری سے سنا لیکن آخری بات پر اسکے کان کھڑے ہوئے...

"کون خوش ہے اور کیوں ؟؟" بسمل نے الجھی نگاہیں مائدہ پر ٹکا کر کہا...

"یار تم نے دیکھا نہیں نئے سر کتنے ہینڈ سم ہیں...اور کتنا پیارا بولتے ہیں سب لڑکیاں تو پہلے دن ہی فین ہو گئی ہیں انکی اور..." اسنے روانگی میں بولتے ہوئے بسمل کا پارا چڑھا دیا...

"اچھا اچھا بس فضول اتنے بھی کوئی اچھے نہیں اور تم لوگ شرم کیا کرو ٹیچر ہیں ہمارے سن لیں تو کیا سوچیں..."

اسکا دل تو چاہ رہا تھا اسکا گلا ہی دبا دے لیکن بہت مشکل سے اپنے لہجے کو جلن سے پاک رکھ کر کہا...

www.novelsclubb.com

"ارے یہ میں تھوڑی نہ کہہ رہی یہ تو وہ 'بیا' کہہ رہی تھی"

مائدہ اسکے بگڑے تیور دیکھ کر اپنی جگہ چھوڑتے کہیں اور جا بیٹھی اور بسمل کی توپوں کا رخ بیا کی طرف ہو گیا...ابیحہ انکی کلاس کی سبسے بولڈ لڑکی تھی خوبصورت نین نقش

سفید رنگ اور سنہرے بال جنہیں وہ ہمیشہ کھولے رکھتی...اس کلاس کی ہر لڑکی اسکی خوبصورتی سے امپریس تھی اور ہر لڑکا اسکا دوستی کرنے کا خواہش مند لیکن بسمل کو اسکی بولڈنس سے چڑ تھی...اسکی حرکتیں ہی کچھ ایسی تھیں...

بسمل کو رہ رہ کر دمیر پر غصہ آرہا تھا جو بنا بتائے اسکی یونیورسٹی پہنچ گیا تھا وہ بھی ٹیچر بن کر اور پہلے دن ہی کافی بے عزتی بھی کر دی...

وہ پھر فون نکالے دمیر کا نمبر ڈائل کر رہی تھی اور وہ تھا کہ اٹھا نہیں رہا تھا...اسنے غصے میں آکر اپنا نمبر ہی بند کر دیا...

"ٹھیک ہے اب میں بھی نہیں اٹھاؤں گی..."

وہ اپنی چیزیں سمبھالے اٹھ کر کلاس کی طرف چلی گئی...

www.novelsclubb.com

========================

وہ دو دن پہلے ہی جرمنی سے واپس آیا تھا...یہ ابّی نے دو سال پہلے بہت عالشان حویلی خود تیار کروائی تھی جو اسکے نام پر تھی...وہ جب بیرون ملک سے پاکستان آتا اسی گاؤں میں قیام کرتا...اس گھر کا ایک ایک کونہ اسکے بنانے والے کی چاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا...اس گھر کی ہر شے اسکے مالک کی پسند کے مطابق تیار کی گئی تھی...کوئی اس حویلی کو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ ایک عام سے گاؤں کا حصّہ ہے...وہ ان دو سالوں میں ایک بار آیا تھا کچھ ہی دن کے لئے لیکن اب اپنی پڑھائی ختم کر کے ہمیشہ کے لیے یہاں رہنے آیا تھا...

اس گھر میں اسکے علاوہ چند ملازمین رہتے تھے جو اسکی غیر موجودگی میں بھی اس گھر کی حفاظت کرتے تھے...

وہ اس گھر میں اکیلا رہنے آیا تھا کیونکہ ابّی اپنی دوسری بیوی کے ساتھ دوسرے ملک میں رہتے تھے...

پہلے دن تو سو کر گزارا اور دوسرے دن چند پرانے دوست ملنے حویلی آ گئے...اب آج اسے فرست ملی اس شاندار حویلی کو دیکھنے کی...

www.novelsclubb.com

وہ ہر چیز کو سرسری نظر دیکھتا آگے بڑھ جاتا پیچھے شرفو (ملازم) اسے ہر چیز کے بارے میں بتا رہا تھا کہ یہ ابّی نے کس طرح اپنی نگرانی میں بنوائی...

"وہ جی یہ تصویر تو بڑے صاحب نے خاص آپکے لیے لی تھی جی...انکو پتا ہے آپکو گھوڑے کتنے پسند ہیں..."

شرفو نے اسے ایک دیوار گیر پینٹنگ کے سامنے کھڑے دیکھا تو اپنے ازلی انداز میں ہاتھ ہلا ہلا کر اسے باور کروایا کہ بڑے صاحب اسے کتنا پیار کرتے ہیں اسکی پسند نہ پسند کا خیال رکھتے ہیں...

شرفو کی بات سن کر وہ جو ستائشی نظروں سے پینٹنگ کو دیکھ رہا تھا ایک دم اسکی آنکھوں کا تاثر بدلا پلٹ کر چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے ایک آئی برو اچکائے شرفو کو دیکھا اسکی آنکھوں میں ایسا سردپن تھا جو شرفو کو گھبرانے پر مجبور کر گیا...

"تم جاؤ..." اسنے واپس نظریں پینٹنگ میں موجود سفید گھوڑے پر جماتے کہا...شرفو نے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر پیچھے راہداری کو دیکھتے واپس چلا گیا...

www.novelsclubb.com

اسنے پینٹنگ کے نیچے مصور کا نام پڑھا تو آنکھوں میں حیرانگی آگئی زیر لب نام دوبارہ دوہرایا...

"آلیانا حیدر..."

کسی پاکستانی لڑکی کی گھوڑوں میں دلچسپی اسے واقعی حیرت میں مبتلا کر گئی تھی...

=======================

وہ گھر آئی تو بہت غصے میں تھی... گھر آتے اسنے اپنا نمبر پھر کھول لیا تھا... سارا دن انتظار کرتی رہی کال کا لیکن کال نہیں آئی... وہ بے وجہ پورے گھر میں ٹہل رہی تھی... اتنے میں امی نے کچن سے آواز لگائی...

"بسمل بیٹا دروازے پر دیکھو کون ہے..."

"جی امی."

اسنے سر پر چادر لی دروازہ کھولا سامنے ہی فرح خالہ اور دمیر

www.novelsclubb.com

پر نظر پڑی...

"اسلام علیکم خالہ..." اسنے اختترام سے سلام لی اور اندر آنے کا راستہ دیا اور ایک نظر بھی دوبارہ دمیر کو نہ دیکھا...

"وعلیکم سلام کیا حال ہے بیٹا؟"

خالہ نے منہ چومتے خوش دلی سے جواب دیا...

"میں بلکل ٹھیک آپ کیسی ہیں بہت دیر بعد آئی ہیں آپ..."

ڈرائنگ روم میں بٹھایا اتنے میں امّا بھی آگئیں وہ دونوں خالہ باتیں کرنے لگیں تو بسمل اٹھ کر باہر کچن میں آگئی... جوس ڈال کر ٹرے میں رکھے اندر لے کر گئی خالہ کو دے کر بنا دمیر کی طرف دیکھے بسمل نے گلاس آگے بڑھایا جسے چہرے پر آئی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے دمیر نے پکڑ لیا... بسمل امی کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی...

خالہ اور امی نے دونوں کے بیچ خاموشی کو نوٹ کیا تو آپس میں اشارہ کرتیں ان دونوں سے پوچھنے لگیں...

"یہ تم دونوں کو کیا ہوا ہے آج؟؟... بڑے چپ چپ لگ رہے ہو..."

خالہ نے پوچھا تو دمیر نے بسمل کی طرف دیکھا...

"کہیں پھر تو نہیں لڑائی ہوئی تم دونوں کی صبح سے بسمل بھی کافی چپ چپ ہے..."

امی نے بتایا تو بسمل تو ایک دم ہڑبڑا کر اٹھی...

"میں چائے بناتی ہوں..." وہ اٹھ کر گئی تو دمیر مبہم سا مسکرا کر انہیں جواب دینے لگا...

"نہیں اماّ خالہ ایسی کوئی بات نہیں آپ پریشان نہ ہوں... خالہ مجھے بسمل کو اپنے ساتھ لے کر جانا ہے ضروری بات کرنی ہے اگر آپکی اجازت ہو تو..." دمیر نے التجائیہ انداز میں اپنا مدعا پیش کیا...

"ہاں ٹھیک ہے لے جاؤ تم لوگوں کا نکاح کس لیے کیا تمہاری ہی تو ہے اب..." امی نے خوشدلی سے جواب دیا امی جانتی تھیں کہ ابّو کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا...

بسمل چائے لے کر آئی امی نے اسکے ہاتھوں سے ٹرے پکڑ لی...

"بسمل تم جاؤ جا کر عبایا پہنو دمیر کے ساتھ جانا ہے..." بسمل نے حیرانگی سے پہلے دمیر کو دیکھا جو ٹیبل سے نمکو پکڑے منہ میں ڈال رہا تھا اور پھر اپنی ماں کو دیکھا...

www.novelsclubb.com

"پر امی جانا کہاں ہے؟؟"

"بیٹا تم عبایا پہنو جاؤ شاباش..." خالہ نے کہا تو وہ بنا احتجاج کیے ایک برہم نظر دمیر کو دیکھتی چلی گئی... جو لبوں پر آتی مسکراہٹ کو ضبط کر گیا...

==========================

وہ راہداری سے گزرتا ہوا حویلی کے پچھلے حصّے میں آ گیا یہاں کافی سکون تھا ہر طرف ہریالی تھی بس ایک کچن کا دروازہ بائین جانب کو کھلتا تھا...اور دائیں جانب کو ایک اور دروازہ تھا یہ دروازہ اسنے پچھلی بار نہیں دیکھا تھا... یہ لکڑی کا دروازہ تھا حویلی کے باقی دروازوں کی بنسبت یہ دروازہ کافی پرانا ظاہر ہوتا تھا اور چھوٹا بھی تھا... شاید سٹور کا تھا تبھی ایسا تھا وہ چار قدم چلتا دروازے کہ ساتھ بنے بینچ پر بیٹھ گیا... پرانی باتیں پرانی یادیں کیا کچھ نہیں اچانک یاد آ گیا تھا...

www.novelsclubb.com

"ابّی آپ مجھے نہ چھوڑیں یہاں میں آپکے بغیر کیسے رہوں گا دیکھیں نہ دادا بھی نہیں ہے اب تو مجھے آپکے ساتھ رہنا ہے..." تیرہ سالہ ہمدان عالمگیر بورڈنگ اسکول کہ گارڈن میں باپ کی ٹانگوں سے لپٹا زار و قطار آنسو بہا رہا تھا...

"بیٹا مجھے جانا ہے اور اب دادا نہیں ہیں جو تمہارا خیال رکھیں اس لئے تمہارا یہاں رہنا مناسب ہے مجھے تمہاری فکر رہے گی ورنہ...اور میں تمسے روز فون پر بات بھی کروں گا ملنے بھی آوں گا ہر مہینے...اس لیے تم اب اچھے بچوں کی طرح یہاں رہو گے اور کسی کو شکایات کا موقع نہیں دوگے ٹھیک؟؟"

ابّی اپنی بات کہ کر وہاں سے چلے گئے پیچھے وہ کتنی دیر خالی راستوں کو آنکھوں میں نمی لیے دیکھتا رہا پھر خود ہی آنسو صاف کیے اندر چلا گیا...'

اچانک اسکے کانوں میں نسوانی چیخوں کی آواز گونجی وہ بہت بیدردی سے حال میں لوٹا...

"کھولو مجھے نکالو یہاں سے... کوئی ہے... میں نے کیا بگاڑا ہے تم لوگوں کا... میرے بھائی کو پتا چلا وہ تم لوگوں کو چھوڑے گا نہیں..."

وہ تیزی سے اٹھا آواز اسی دروازے کہ پار سے آرہی تھی اسنے فوراً وہ دروازہ کھولا... اندر ایک ہلکی سی لال روشنی تھی اور لمبی راہداری تھی آگے ہر طرف بس اندھیرا تھا...دائیں طرف وقفے وقفے سے تین دروازے تھے ور بائین طرف تھوڑا آگے جا کر ایک ہی دروازہ تھا...اسنے ہر طرف دیکھتے سوچا کے آواز کہاں سے آرہی تھی پھر اچانک وہی آواز ابھری...

"مجھے کھولو میرا دم گھٹ رہا ہے یہاں...پانی دو پلیز مجھے نکالو یہاں سے..."

وہ چیختی چلاتی واقعی نڈھال ہو گئی تھی وہ رو رہی تھی آواز کا تعاقب کرتے وہ بائیں جانب ایک دروازے کی طرف گیا اور اسے کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ دروازہ شاید لاکڈ تھا...اسنے تعیش میں آتے کئی بار کھولنے کی کوشش کی لیکن ندارد... آج اسے اپنے جم میں برباد کیے وقت پر افسوس ہو رہا تھا غصے سے گردن پر رگیں ابھر رہی تھیں...دروازہ واقعی بہت مضبوط تھا...

www.novelsclubb.com

"شرفو...شرفو...نسرین..." پوری قوت سے چیخا تھا اندر بیٹھا نازک وجود کا دل ایک دم کسی نے مٹھی میں کیا خوف کی لہر ہر طرف دور گئی...پہلے جو چیخنے کی آوازیں آ رہی تھیں ایک دم بند ہو گئیں...

"نسرین...شرفو کہاں مر گئے سب..." وہ پھر تیز آواز میں دھاڑا تھا اور نسرین شرفو دونوں بھاگتے ہوئے آئے تھے

"جی صاب آپ یہاں..." نسرین نے گھبراتے ہوئے کہا شرفو کا چہرے پر بھی خوف کی لکیریں تھیں...

"دروازہ کھولو..." جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا تھا دونوں نے خوفزدہ ہو کر پہلے ہمدان عالمگیر کو پھر ایک دوسرے کو دیکھا...

"وہ جی بڑے صاحب نے منع کیا ہے انہیں پتا چلا تو وہ ہمیں جان سے مار دیں گے..." نسرین تو ڈر کے مارے بے خوش ہونے کو تھی تبھی شرفو نے ہی تھوڑی ہمّت سے جواب دیا...

"اگر ایک منٹ کے اندر اندر یہ دروازہ نہ کھلا تو تمہاری قبر یہیں میں خود بناؤں گا..."

لہو چھڑکتی آنکھیں اسکی خوفزدہ آنکھوں میں گاڑھے کہا تو شر فو اندر تک کانپ گیا فوراً نسرین چابی لائی اور کچھ ہی سیکنڈ میں کلک کی آواز سے دروازہ کھلا...اور سامنے ہی وہ وجود نڈھال سا رسیوں میں جکڑا تھا پرپل رنگ کے عبائے پر جگہ جگہ گرد تھی...سر سے سکارف ڈھلک کر کندھوں پر آگیا تھا...چٹیا سے بال نکل کر چہرے سے چپکے تھے...سفید چہرے پر مٹی اور خشک آنسوؤں کے نشان واضح تھے...نیند سے بوجھل آنکھیں بنا جھپکے وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی...یہ وجود اسنے یہاں پہلی بار دیکھا تھا...نیوی بلو جینز پر براؤن ڈھیلی ٹی شرٹ پہنے عجیب مٹھیاں بھینچ کر غصہ کنڑول کرتا...نسرین نے اسٹور کی بتیاں روشن کیں تو چہرہ واضح ہوا...کندھوں سے تھوڑے اوپر آتے ڈارک براؤن بال...صاف رنگت...چوڑی پیشانی پر بل ڈالے...لال آنکھیں اس پر گاڑھے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا کچھ حیرانی سے کچھ بے یقینی سے...

==========================

وہ بنا اسکی طرف ایک نظر بھی ڈالے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی...غصے سے پھولے چہرے پر نقاب تھا لیکن دمیر اسکے پھولے چہرے کو تصور میں لاتا مسکرا کر رہ گیا...گاڑی سٹارٹ کرتے وہ مین روڈ کی طرف لے آیا...گاڑی میں چھائی خاموشی دونوں کو ہی بے چین کر رہی تھی ایک دوسرے سے بات کرنے کے لئے...بسمل تو ابھی پوری ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی جبکہ وہ اسکی ناراضگی سے محفوظ ہو رہا تھا...
پھر دمیر نے ہی خاموشی کا قفل توڑا...

"آہم آہم...کوئی ناراض ہے؟؟"

ہلکا سا بسمل کی طرف جھکتے سوال کیا لیکن ایسا محسوس ہوا جیسے گاڑی میں اسکے علاوہ کوئی دوسرا ہے ہی نہیں...

"اچھا آئم سوری...؟"اسنے ہار مانتے ہوئے کہا جانتا تھا غلطی تو اسی کی تھی...

"مجھے اپنے ساتھ کیوں لائے ہیں؟"

کھڑکی سے باہر دیکھتے جواب دیا...

"تمہاری غلط فہمی دور کرنے کے لیے..."

سامنے خاموشی تھی تو خود ہی بولنا شروع کیا...

"مجھے تمہیں بتانا چاہیے تھا میں مانتا ہوں لیکن... پھر میں نے سوچا سرپرائز دیتا ہوں لیکن واللہ... تمہارے سرپرائز نے تو میری ہی جان نکال دی تھی ایک پل کے لئے...اور ناراض تو مجھے ہونا چاہیے تھا..." اسکا اشارہ سمجھ کر بسمل کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی... لیکن پھر بھی اسے احساس دلانا ضروری تھا سارا دن وہ اسے کال کرتی رہی تھی...

"چلیں صبح یونی آنا سرپرائز تھا جو سارا دن میری کال نہیں پک کی اسکا کیا..."

پلٹ کر برہم نظریں دمیر پر ٹکاتے کہا تو وہ تھوڑا گڑبڑا گیا...

"وہ دراصل میں سارا دن بہت مصروف رہا اس لئے بات نہیں کر سکا اور تم دیکھو سب کام جلدی ختم کر کے تمہیں منانے پہنچ گیا ہوں...اب تو معافی بنتی ہے نا..."

اور وہ جانتا تھا کہ بسمل کو منانا کتنا آسان ہے اس لیے تو وہ اسکو سب سے زیادہ عزیز تھی...

"جائیں کیا یاد کریں گے معاف کیا..."بسمل نے ہاتھ جھٹک کر جس طرح کھلے دل سے معاف کیا وہ تو اس ادا پر اش اش ہی کرتا رہ گیا...

"بہت مہربانی آپکی جناب... چلو اب بتاؤ کیا کھانا ہے صبح کا تمہاری ناراضگی کی واجہ سے میں نے کچھ نہیں کھایا..."

اسنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ایسے کہا جیسے چار دن سے بھوکا ہو اسے دیکھ کر بسمل کو اس پر بہت ترس آیا اسنے مسکرا کر سر خم دیا...

"کچھ بھی کھلا دیں ویسے میں نے بھی کچھ نہیں کھایا..."

"چلو پھر پہلے کچھ کھاتے ہیں وہ سامنے ہی ریستورنت ہے وہاں چلتے..."

لاہور کے رنگ روڈ سے گزرتے تھوڑا آگے گئے تو گاڑی رک گئی...

"چلیں مادام اتریں..."دمیر نے کہا

"یہ کیا ہے یہاں جانا ہے؟؟"بسمل نے آئی برو اچکاتے کہا

"ہاں کیوں ؟؟" دمیر نے نا سمجھی سے پوچھا پھر اچانک ریستورنٹ کی طرف دیکھا تو اسکی بات سمجھ کر حیرت انگیز خوشی ہوئی... لیکن مسکراہٹ ضبط کرتا آنکھوں میں شرارت لئے پھر سے بسمل کی طرف متوجہ ہوا... جو اسے ابھی بھی برہمی سے دیکھ رہی تھی...

"کیا ہوا...؟"

"بہت شوق ہے آپکو دوسری بیوی کے پاس جانے کا...؟"

آنکھوں میں اداسی سموئے اسنے پھر پوچھا... دمیر اسکی آنکھوں میں دیکھتا تھوڑا سنبھل کر بولا...

"یار صرف نام ہے اس کا تمہیں کیا ہو گیا ہے... پتا ہے یہاں کا ذائقہ بہت اچھا ہے"

دمیر کو اسکے اس طرح سے فکر کرتے دیکھ بہت پیار آیا پھر بچوں کی طرح اسے بہلانے لگا...

"دنیا کے سارے ریستورنت پر تالے لگ گئے ہیں جو آپ یہاں آتے..." اسنے شدید غصے سے دمیر کو دیکھا...

"ارے نہیں میری ماں میں نہیں آتا میرے دوست آتے انہوں نے ہی مجھے بتایا تھا
اب مجھے کیا پتا تھا کہ تمہیں اتنا برا لگے گا..."

"نہیں مجھے نہیں یہاں جانا اور خبر دار آپ کبھی دوبارہ گئے میں آپ سے کبھی بات
نہیں کرونگی..."

اسنے ہاتھ باندھتے کھڑکی کی طرف دیکھتے کہا اور دمیر پر تو آج نئے انکشافات ہو رہے
تھے اسے نہیں پتا تھا کہ وہ اسے لے کر اس قدر possessive ہے...

"بلکل میری توبہ جو میں یہاں دوبارہ آؤں..." اسنے افسوس سے اپر لکھا نام پڑھا
"The Second Wife" اور ایک مسکراتی نگاہ ساتھ بیٹھی بسمل کو دیکھا...
اور گاڑی سٹارٹ کر دی...

"ویسے یار تمہارا صرف نام پر یہ حال ہے... مجھے دوسری شادی کرنی پڑ گئی تو تمہارا کیا
ہوگا..."

آنکھوں میں شرارت چمک رہی تھی لیکن لہجہ کافی حد تک سنجیدہ تھا... بسمل کو تو ایک
دم جیسے آگ نے ہی لپیٹ لیا ہو...

"میں گلا نہ دبا دوں آپکا بھی اور اسکا بھی..."

وہ اتنی روانی سے بولی کہ دمیر کا فلک پھاڑ قہقہہ بے ساختہ تھا...اور بسمل کو اپنی جلد بازی کا اندازہ ہو گیا اور خفت کے مارے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی جبکہ گاڑی میں ابھی بھی دمیر کی ہنسی کی آواز گونجھ رہی تھی...

==========================

"اسے گیسٹ روم میں لے جاؤ نسرین اور شرفو تم مجھے فورن سٹڈی روم میں ملو..."

اس لڑکی سے نظریں ہٹاتا نسرین ور شرفو کو حکم صادر کرتا ہمدان اسٹور سے نکل گیا...

دونوں نے ڈرتے حکم پر عمل کیا... نسرین اس لڑکی کو گیسٹ روم میں لے آئی اسے ٹھنڈا پانی دیا جسے اسنے جھٹ سے پی لیا کپڑے دیے وہ فوراً ہی باتھ روم میں چلی گئی...

شرفو ہمدان عالمگیر کے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا...

"صاب قسم لے لو ہم کچھ نہیں جانتا اس لڑکی کے بارے میں... ہمیں بس اسے قید کرنے کا حکم ہوا تھا ہم تو اسکا نام بھی نہیں جانتا... آپ بڑے صاب کو کچھ نہ بتانا ورنہ وہ ہمارا قتل کر دیگا ہم غریب لوگ ہے ہم پر رحم کرو صاب..."

شرفو رو رو کر اپنی صفائیاں دے رہا تھا اور ہمدان کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا اس لڑکی کی حالت نے اسے اندر تک جھنجھوڑ دیا تھا... کیا اسکے باپ نے یہ سب کیا تھا اسکے ابّی نے نہیں ایسا کیسے ہو سکتا تھا...

"جاؤ شرفو نسرین سے کہو اسکی خاطر مدارات کرے اگر اسے ذرا بھی تکلیف پہنچی تو تم لوگوں کی خیر نہیں...اور ہاں اگر ابّی کو اس بات کی بھنک بھی نہیں ہونی چاہیے کہ میں سب جان گیا ہوں..."

اسنے سخت لہجے میں باور کروایا اور یہ بات یہاں کا ہر ملازم جن گیا تھا ان تین دنوں میں کہ انکا مالک بہت سخت ہے اسنے فوری بھاگنے میں ہی عافیت سمجھی دروازے تک پہنچا کہ ایک بار پھر مالک کی آواز آئی...

"اور سنو..." وہ پلٹ کر پھر کچھ قدم کے فاصلے پر رک گیا...

"جی صاب..."

"اس لڑکی کو آرام کرنے دو ابھی رات کے کھانے پر وہ مجھے ٹیبل پر ملنی چاہیے..." کھڑکی سے باہر نظر آتے آسمان کو دیکھتے سرد لہجے میں حکم دیا گیا جس پر شرفو نے ادب سے سر کو خم دیا...

"جی صاب..."

وہ چلا گیا تو ہمدان عالمگیر کی آنکھوں میں ماضی کی کتاب کا ورق پلٹا...

www.novelsclubb.com

'وہ مسلسل ٹیلی فون کان سے لگائے رو رہا تھا لیکن دوسری سے ایک ہی جواب سننے کو ملتا 'جواب موصول نہیں ہو رہا'

آخر تھک ہار کر وہ اسکول کے گردن میں رکھے ایک بینچ پر جا کر بیٹھ گیا اسے اس اسکول میں داخل ہوئے تین ماہ ہو گئے تھے لیکن ابّی نے نا تو فون کیا نہ خود آئے وہ بچہ تھا سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ابّی بھول گئے یا انکے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ گیا وہ روز انکے دیے گئے نمبر پر کال کرتا لیکن آگے سے جواب موصول نہیں ہوتا تھا اور وہ پھر رو کر سو جاتا...مزید کچھ مہینے وہ انتظار کرتا رہا لیکن پھر سمجھ گیا کہ انکے ساتھ کوئی حادثہ ہو گیا ہے وہ نہیں آئیں گے ایک رات وہ بہت رویا اور پھر سو گیا جب اگلے دن اٹھا تو معمول سے زیادہ فریش تھا وارڈن حلیمہ آنٹی انہوں نے اسے اپنے پاس بلایا...

"ہمدان بیٹا آج تمنے اپنے گھر کال نہیں کی اپنے ابّی کو؟؟؟"

انہوں نے پاس بیٹھا کر بہت پیار سے پوچھا وہ جانتی تھیں وہ تین ماہ سے روز پانچ بجے آجاتا تھا کال کرنے لیکن آج آٹھ بج گئے تھے وہ نہیں آیا تھا حلیمہ آنٹی کو روز اسے

www.novelsclubb.com

یہاں روتا دیکھ کر اس پر بہت ترس آتا وہ واحد تھیں جنکے سامنے وہ روتا تھا...اور انہوں نے ہی اسے کہا تھا کہ وہ اکیلے میں انہیں آنٹی کہا کرے...

"ابّی نہیں ہیں حلیمہ آنٹی اگر وہ ہوتے تو ضرور مجھسے بات کرتے وہ یہاں ہیں ہی نہیں اور میں نے مان لیا ہے میں اب اس دنیا میں اکیلا ہوں..."جس دکھ بھرے لہجے میں اسنے کہا تھا حلیمہ آنٹی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ اسی وقت اپنی جگہ سے اٹھیں ہمدان کو گلے لگا لیا...

"تم ایسا مت کہو ہمدان میں ہوں نہ تمہاری تمہارے ساتھ ہوں ہمیشہ تم میرے بیٹے ہو...اور آج کے بعد کبھی مت کہنا کہ تمہارا اس دنیا میں کوئی نہیں... تم اپنا ہر درد مجھے بتاؤ گے سمجھے...؟"

انہوں نے اسے سینے سے لگائے اسکا ہر درد اپنے آپ میں سمیٹ لیا...وہ پر سکون ہوتا اپنے کمرے میں آج بہت دنوں کے بعد وہ لمبی اور گہری نیند سویا تھا...'

"صاب کھانا لگ گیا ہے آپ آ جائیں..."شرفو کی آواز سے ایک دم وہ حال میں لوٹا تھا...

"وہ لڑکی آئی ہے ؟؟"

اسے بے خیالی میں بھی اسکا خیال آیا...تو شرفو کو دیکھتے پوچھا...

"جی صاب..."شرفو نے احترام سے جواب دیا

"ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتا ہوں..."ماضی میں کھو جانے کہ بعد احساس ہی نہیں ہوا اسے یہاں بیٹھے کتنا وقت ہو چکا تھا...

======================

دمیر اپنے بستر پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا کہ اچانک اسے بسمل کا شام کا ردعمل یاد آیا تو وہ ایک دم سے مسکرانے لگا...اور کچھ یاد آتے موبائل ہاتھ میں لئے اسے میسج کرنے...

"مسز دمیر...اپنے مجھے اپنی باتوں میں ہی الجھائے رکھا اپنے فیانسی سے تو ملوایا نہیں میں تو اسی سے ملنے آیا تھا..."

آنکھوں میں شرارت لیے وہ ٹائپ کر رہا تھا... کہ پاس گزرتی آئیزل کی نظر اس پر پڑی تو بھائی کو دیکھ کر مسکرانے لگی...

"بھائی... اگر بھابھی سے بات کر لی ہو تو اپنے اماّ جی کی بھی بات سن لیں... کب سے بلا رہیں ہیں..."

وہ اتنی اچانک پیچھے اسکے سر پر جھکی بولی کہ دمیر ایک دم سے اچھلا... جس پر آئیزل نے کھلکھلانا شروع کر دیا...

"ہاہاہا... بھئی یہ آپ بھابھی کے نام پر اتنا ڈر کیوں جاتے ہیں...؟" اسنے ہنستے ہوئے دمیر کو پوچھا جس پر وہ اسکے سر پر ایک ہلکا سا چھپت لگائے واپس اپنی جگہ بیٹھ گیا..."

"ڈرتا نہیں ہوں میں وہ تو تم اتنی اچانک آ گئی... اور تمسے کتنی بار کہا ہے میں نے ہر وقت نہیں میں تمہاری بھابھی سے بات کر رہا ہوتا..."

اپنی بہن کی شرارتی نظروں سے حائف ہوتے اسنے بات بنائی لیکن بھول گیا تھا کہ وہ بھی اسی کی بہن ہے اور ماشاللہ سے دونوں نند بھابھی میں کتنا سلوک ہے...

www.novelsclubb.com

"ہو کیا مطلب یعنی آپ اتنا مسکرا مسکرا کر کسی اور سے بات کر رہی ہیں ابھی بتاتی ہوں میں اپنی بسمل بھابھی کو رکیں ذرا..." وہ یہ کہتی بغیر اسے سمجھنے کا موقع دیے یہ جاوہ جاوہ اسکی بات سمجھتا فوری اسکے پیچھے بھاگا...

"اوئے بات سنو میں نے یہ کب کہا ہے..."

بھاگتا ٹی وی لان پر پہنچا جہاں وہ امّا کا فون پکڑے نمبر ملنے میں مصروف تھی یا ایسا ظاہر کر رہی تھی اسکے ہاتھ سے فون جھپٹتا اسے غصّے سے دیکھنے لگا...

"آئیزل تم مجھسے مار کھاؤ گی تم میری بہن ہو یا اسکی ہر وقت اسکی پڑی رہتی ہے میں نے تمسے کب کہا ہے کہ میں کسی اور سے بات کر رہا ہوں..."

امّا انہیں دیکھتے ہی ماتھا پیٹنے لگیں یہ تو روز کمعول بن گیا تھا ہر وقت گھر میں انکی نوک جھوک چلتی رہتی تھی...اور وہ یہ سوچ کر مسکراتی تھیں اس گھر میں ہر شخص ہی بسمل کا دیوانہ تھا...

"تو انسے نہیں کر رہی تو کسی اور سے ایسے بات کون کرتا ہے...؟"

www.novelsclubb.com

وہ بھی کہاں برداشت کرتی اسکی بھابھی کے ساتھ ناانصافی... بلکل نہیں... کمر پر لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ ٹکائے ایسے بات کر رہی تھی جیسے یہ بھائی نہیں وہ بہن ہے...

وہ لمبی سانس خارج کرتے امّا کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا...

"ہاں یار تمہاری بھابھی سے ہی کر رہا تھا خوش بس کر واب یہ ڈرامہ..." اسنے ہار مانتے بلآخر سچ بتا دیا جانتا تھا اگر بسمل کو یہ بتا دیتی تو پتہ نہیں کیا ہوتا مادام پورا ایک ہفتہ بات بھی نہ کرتی...

"ہاہاہا... دیکھا امی اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے... پہلے ہی مان لیتے تو اتنا ڈرامہ نہ کرنا پڑتا..." یہ کہ کر وہ اوپر کو بھاگ گئی...

اور دمیر صاحب اپنی بہن کے ہاتھوں بیوقوف بننے کے بعد حیران بیٹھے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا... جو خود بھی ہنس رہی تھیں...

www.novelsclubb.com

"دیکھ رہی ہیں امی یہ بہت تیز ہوتی جا رہی ہے اسکا بھی رشتہ ڈھونڈیں پڑھنا تو اسنے ہے نہیں..."

یہ بات اسنے کافی اونچی کہی تھی کہ آئیزل تک چلی جائے...

"اسی لیے تو تمہیں بلا رہی تھی تمہارے ابّا کا فون آیا تھا بتا رہے تھے وہاں انہیں اپنے ایک دوست کا بیٹا بہت پسند آیا ہے باتوں باتوں میں پتہ چلا ہے کہ وہ لوگ اسکا رشتہ ڈھونڈ رہے ہیں تو انہوں نے یہاں آنے کی خواہش ظاہر کی ہے لیکن کہ رہی تھے پہلے تم سے بات کروں تم کیا کہتے ہو...؟"

امّا نے پودینہ کھولتے ساری بات کہہ دی...

"ہمم میرا خیال ہے بلا لیں پھر میں لڑکے کی سری انفارمیشن نکلوا لونگا تو اگر اچھا رشتہ ہوا تو ضرور سوچیں گے اس بارے میں..."

اسنے مسکراتے تسلی دی لیکن امّا کے چہرے پر پریشانی تھی... جسے دیکھ کر اسنے انسے پوچھا...

"کیا کوئی پریشانی ہے...؟"

www.novelsclubb.com

"آئیزل ابھی بیس سال کی نہیں ہوئی کہیں جلدی تو نہیں کر رہے ہم...؟" انہوں نے اپنی پریشانی کی واجہ بتائی... جسے سن کر دمیر مسکرانے لگا...

"امی وہ آگے پڑھنا نہیں چاہتی تو اس لیے بہتر ہے اسکا رشتہ کر دیا جائے..."

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسنے پیار سے سمجھایا تو امی بھی مسکرانے لگیں...

اتنے میں اسکے فون کی رنگ بجی تو اسکا دھیان فون پر گیا جہاں بسمل کا میسج آیا تھا جسے دیکھ کر وہ اٹھ کر کمرے میں چلا گیا...

===========================

ہمدان ڈائننگ ہال میں پہنچا تو وہ لڑکی ایک دم گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی... کالے رنگ کی شلوار کمیز پہنے... دھلا دھلا سا چہرہ اسکے گرد پیلا حجاب وہ بہت پیاری لگی... اسے سرسوں کا پھول یاد آیا... لیکن اسے دیکھا تھا تو خیال آیا وہ اسکی نظروں سے پزل ہو رہی تھی...

www.novelsclubb.com

"بیٹھ جاؤ لڑکی..." اسے کہتا وہ کرسی پیچھے کرتا خود بھی بیٹھ گیا... وہ بھی بیٹھ گئی...

ملازمہ نے ہمدان کو کھانا پیش کیا تو اسنے ہاتھ سے اشارہ دائیں طرف بیٹھی لڑکی پر کیا ملازمہ نے باؤل لڑکی کی طرف کیا جسے جھجھکتے ہوئے اسنے تھام لیا تھوڑا سا سالن

پلیٹ میں ڈالا تو ملازمہ نے باؤل ہمدان کی طرف کیا جسے پکڑتے اسنے ملازمہ کو جانے کا اشارہ کیا تو وہ بنا کچھ کہے چلی گئی...

"آپ آرام سے کھانا کھاؤ پھر آپ سے بات ہوتی ہے..." ہمدان نے اپنا کھانا ڈالتے اسے کہا تو وہ خاموش رہی پھر کھانا خاموشی سے کھایا گیا... کھانے کے بعد وہ اسے اپنے ساتھ لان میں لے آیا دونوں آمنے سامنے لکڑی کی کرسیوں پر بیٹھ گئے درمیان میں لکڑی کی ہی ٹیبل پڑی تھی اور اسکے اوپر دو چائے کے کپ دونوں کے آگے پڑے تھے لیکن ابھی تک کسی نے بھی انہیں ہاتھ نہیں لگایا تھا...

"میں آپ سے جو سوال کروں آپ اسکے سچ سچ جواب دو گی...اسی میں آپکا فائدہ ہے اگر یہاں سے جانا چاہتی ہو تو..."

اسنے ٹھہرے ہوئے لہجے میں لڑکی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا... جس پر اسنے پلک جھپکتے سر کو خم دیا... ہمدان عالمگیر کو وہ لڑکی بہت معصوم لگ رہی تھی لیکن پھر بھی وہ یہ بات اس پر ظاہر نہیں کر رہا تھا...

"نام کیا ہے آپکا...؟" وہی لہجہ وہی بے تاثر آنکھیں...

www.novelsclubb.com

"آ...آلیانا حیدر..." اسنے اٹکتے ہوئے جواب دیا... تو ہمدان کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھریں 'نام سنا سنا سا لگ رہا خیر' اسنے نظرانداز کرتے اگلا سوال پوچھا...

"گھر پر کون کون ہے...؟"

"بس میں اور بھائی..." آلیانا نے ہاتھوں کو مروڑتے جواب دیا شاید وہ اسکے سوالوں سے الجھ رہی تھی...

"ہمم...اور ماں باپ...؟" چائے کا کپ پکڑتے اگلا سوال کیا لیکن نظریں ہنوز اسکی الجھی آنکھوں میں گاڑھی رکھیں...

"نہیں ہیں..." نظریں جھکا کر جواب دیا...

"بھائی کیا کرتا ہے چھوٹا ہے یا آپسے بڑا...؟"

"مجھسے بڑا ہے...پولیس انسپکٹر ہے..." اور یہیں ہمدان عالمگیر پوری کہانی سمجھ گیا ضرور اسکے باپ کو وہ شخص اپنے کام میں رکاوٹ لگتا ہوگا... لیکن پھر بھی لڑکی کو اغوا کروالینا اسے یقین نہیں آرہا تھا...اسے اس حرکت کی توقع نہیں تھی...

"آپ کون ہیں...؟"

www.novelsclubb.com

آلیاناحیدر کی آواز نے اسے اسکی سوچوں سے باہر نکالا تھا...یہ پہلا سوال کیا تھا اس لڑکی نے اب اسے کیا کہتا کہ جس شخص نے اسے اگوہ کروایا اسی کا بیٹا ہے...'آہ یہ تعارف'...

"تمہارے یہاں سے نکلنے کی واحد امید...اب تم پر منحصر ہے کہ مجھے اعتبار کر دیا جانے دو..."

اسکی آنکھوں میں اپنی سرد آنکھیں گاڑھے کہا لیکن جانے کیوں آلیانا کا دل کیا وہ اس شخص پر اعتبار کرے تین دن سے وہ ایک عذاب میں پھنسی تھی اسی شخص نے تو نکالا تھا لیکن اگر یہ اسکی کوئی چال ہوئی تو...

"مجھے اگواہ کسنے کیا ہے...اور آپ سے اسکا کیا تعلق...؟" اسے لگا تھا شاید یہ شخص اسکی مدد کے لئے ہی بھیجا گیا ہے...اور نا چاہتے ہوئے بھی آلیانا حیدر، ہمدان عالمگیر پر اعتبار کر چکی تھی...

www.novelsclubb.com

"آپنے بتایا آپکا بھائی پولیس میں ہے تو سمجھ لو اسی کے کسی دشمن نے آپکو گواہ کیا ہے... مجھسے اسکا کیا تعلق ہے اس بات کو جانے دو اگر بتادیا تو اعتبار نہیں کر پاؤ گی..."

اسنے کافی سنجیدہ لہجے میں کہا کہ اسکے بعد آلیانا میں دوبارہ کوئی سوال کرنے کی ہمّت ہی نہیں ہوئی... کچھ پل کی خاموشی کے بعد ہمدان عالمگیر کی آواز گونجی...

"چائے لیں... آپکو گواہ کب اور کیسے کیا گیا... مجھے تفصیل سے بتائیں..." اسنے چائے پکڑنے کو کہا جو بلکل ٹھنڈی ہوگئی تھی آلیانا نے بدمزہ ہو کر چائے پکڑ لی ابھی منہ کے قریب ہی لے کر گئی کہ جناب نے نیا سوال کر لیا...

'عجیب آدمی ہے خودی پینے کو کہا جب پینے ہی لگی تو پھر سوال... کہاں پھنس گئی'

"چائے باتوں کے ساتھ ہی ہوتی ہے ورنہ میں کھانے پر بھی سوال کر سکتا تھا..." وہ ایک دم حیران ہوئی وہ شخص اسی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا...

'کیا یہ psychologist ہے جو میری سوچ پڑھ رہا تھا' اسنے خجل ہوتے نظریں جھکا لیں... جس پر ہمدان عالمگیر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی جسے کو وہ کمال مہارت سے چھپا گیا...

'یہ اس گھر کی در و دیوار نے اسکی پہلی مسکراہٹ دیکھی تھی...'

آلیانا نے ایک گھونٹ زہر مار کیا اور کپ ٹیبل پر رکھ کر اپنی کہنی سنانا شروع کر دی...

"میں...یونیورسٹی سے باہر نکلی تھی... کہ کچھ لوگوں نے آس پاس لوگوں پر گن لوڈ کی اور... مجھ پر بھی پھر میرے منہ پر کوئی کپڑا رکھ دیا... میں شاید بیہوش ہو گئی جب ہوش آیا... تو وہ عورت میرے سامنے کھڑی تھی اور میں اس گندی سی جگہ رسیوں سے اس کرسی پر بندھی تھی... اسنے مجھے پانی پلایا اور پھر میں نے چیخنا شروع کر دیا اس آدمی نے مجھے چاقو سے ڈرایا پھر میں چپ ہو گئی... اگلے دن اس عورت نے مجھے تھپڑ بھی مارا اور زبردستی کھانا کھلایا... اور دو دن اسنے..."

www.novelsclubb.com

"نسرین نے تھپڑ مارا تھا...؟" اسنے ٹھہر ٹھہر کر ڈرتے ہوئے بتایا لیکن وہ اپنی روانگی میں بولتی اس شخص کے تاثرات سے انجان تھی جسکی آنکھیں شعلے برسانے لگی تھیں اسنے بیچ میں بات کاٹتے سرد و سخت آواز میں پوچھا... تو اسے احساس ہوا... اسنے خوف کے زیر اثر اثبات میں سر ہلایا دل خلق میں دھڑکنے لگا تھا...

"نسرین... شرفو..." وہ خلق کے بل چلایا وہ اٹھائیس سالہ مرد اپنے سے آٹھ سالہ چھوٹی لڑکی کے لیے یوں چلایا تھا جیسے وہ اسکے لئے خاص ہو ہاں ہمدان عالمگیر کے لئے ہر عورت خاص مقام رکھتی تھی وہ جہاں پڑھا تھا وہاں بھی اسکے لیے عورت بہت خاص تھی ہر ایک کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا حالانکہ کتنی ہی لڑکیاں اسکے آگے پیچھے گھومتیں لیکن وہ اتنی نرمی سے انہیں پیچھے کر دیتا کہ وہ لڑکی اپنے آپ میں شرمندہ ہوتی...اور اسکے گریز کی اسیر ہو جاتی...

www.novelsclubb.com

شرفو اور نسررین دونوں اسکی آواز سن کر گھبرا کر فوری آئے...

"جی صاب..." دونوں ایک آواز میں بولے وہ اٹھ کر انکے قریب کچھ فاصلے پر گیا اتنے میں آلیانا بھی اپنی جگہ سے اٹھی اور اسکی نظر اٹھتے وقت اپنے چائے کے کپ

پر گئی وہ چائے کی دیوانی لڑکی اسے تین دن بعد چائے نصیب ہوئی اور اب وہ جس حال میں تھی اسے اس اسکے بھی کھو جانے کا خوف لاحق ہو گیا تھا... جانے کیوں وہ اس نازک صورتحال میں بھی چائے پکڑتی ایک ہی سانس میں پی گئی کہ کہیں وہ شخص پلٹ نہ جائے اسے ایسا کرتے صرف نسرین نے دیکھا تھا... ایسا آلیانا کا خیال تھا... ہمدان اپنے قدم شرفو کی طرف بڑھاتا گیا... اور شرفو کا چہرہ پسینے سے بھیگتا گیا...

"تم دونوں کو کس نے یہ حق دیا کہ اس لڑکی کو خوفزدہ کرو... میں پوچھ رہا ہوں کچھ جواب دو..."

پہلے آہستہ مگر سخت لہجے میں سوال کیا جب مقابل خاموش رہے تو شیر کی طرح دھاڑا شرفو تو جی جان سے کانپنے لگا نسرین کے رونے میں شدّت آگئی غلطی تو انسے ہوئی تھی اسکی سزا اتنی جلد مل جائے گی یہ نہیں سوچا تھا... اور چھوٹے صاحب سے ملے گی اسکا تو وہم و گماں میں بھی نہیں تھا... لیکن اسکی دھاڑ پر ایک چیخ کی آواز اور آئی وہ چیخ آلیانا حیدر کی تھی اور اس چیخ نے ہمدان کو پلٹنے پر مجبور کر دیا...

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی آنکھیں زور سے بند کیے کانوں پر ہاتھ رکھے کانپ رہی تھی بند آنکھوں سے آنسو جاری تھے ہمدان کو لگا اسکے دل کے دھڑکنے کی آواز اسے بھی محسوس ہو رہی ہے شاید وہ لڑکی اس قدر غصّے کی عادی نہیں تھی اسنے مٹھیاں بھینچتے اپنے آپ پر قابو پایا اور خود کے تاثرات کو نارمل کیا...

"اعظم..."اسنے اپنے خاص ملازم کو آواز دی وہ ایک ہی پکار پر بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا...

"ان دونوں کو لے جاؤ اور اسی جگہ قید کر دو جہاں اس لڑکی کو کیا تھا لیکن الگ الگ کمروں میں اور یاد رہے اگر ان تک پانی کا ایک قطرہ بھی گیا تو تم اپنی چھٹی سمجھنا کسی کڑی سزا کے ساتھ..."اسے سرد لہجے میں حکم دیتا دونوں کی طرف پلٹا...

"جو تم دونوں نے کیا ہے اسکے مقابل یہ سزا کچھ بھی نہیں آئندہ ایسا سوچنا بھی مت..."

اعظم ان دونوں کو وہاں سے لے گیا تو اسنے کانپتی روتی آلیانا کو دیکھا...

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ بھی جاؤ آرام کرو باقی سوال کل ہونگے...آپکو کچھ دن انتظار کرنا ہوگا میں جلد آپکو آپکے بھائی سے ملوادوں گا..."

اتنے نرم لہجے میں کہا کہ الینا تو حیران سی آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی...

'کیا یہ وہی شخص تھا جو ابھی اپنے ہی ملازموں پر دھاڑ رہا تھا...؟'

آلیانا کے چہرے پر حیرانگی دیکھ کر اسے اندازہ ہوگیا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے اس لیے مدہم سا مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا...

"میں اچھائی کے ساتھ بہت اچھا ہوں اور برائی کے ساتھ بدترین..."

پہلی بات نرم لہجے میں کہی لیکن آخری بات میں لہجے میں سختی آگئی...

'اس شخص کے کتنے چہرے ہیں...'

وہ سوچ کر رہ گئی لیکن ابھی بھی وہیں کھڑی تھی اسے ہی دیکھ رہی تھی ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ ہمدان عالمگیر کسی کی نظروں سے خائف ہوتا ادھر ادھر دیکھنے لگا...

"اب آپکو جانا چاہیے بہت وقت ہوگیا..." یہ کہ کر وہ خود واپس کرسی پر بیٹھ گیا اور اسکے چائے کے کپ پر نظر پڑی...

www.novelsclubb.com

آلیانا اسے بنا کچھ کہے وہاں سے چل دی ابھی دو ہی قدم دور ہوئی تھی کہ اس عجیب آدمی نے پکارا...وہ پلٹی...

"سنو...آپکو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے جب تک یہاں ہو آرام سے رہو کوئی بھی مسلہ ہو تو مجھسے کہو...لیکن اب آپکو یہاں کوئی کچھ نہیں کہے گا ویسے ہی رہو جیسے اپنے گھر میں رہتی ہو..."

اسنے ٹیبل سے موبائل اٹھاتے سرسری نگاہ اس پر ڈالتے کہا...وہ بنا کچھ کہے سر کو ہلکا سا ہلاتی پھر پلٹ گئی...ابھی بہت سوال باقی تھے جنہیں وہ ابھی کرنے کی ہمّت نہیں رکھتی تھی...اور پھر ہمدان کی آواز آئی...

"اور سنو...آ...آلیانا..."اسی کے انداز میں اسکا نام لیتا وہ اسے چونکنے پر مجبور کر گیا...

'ایک ہی بار کیوں نہیں کہہ دیتا سب کچھ یہ عجیب آدمی' وہ صرف سوچ سکی...

"چائے بجھواتا ہوں ٹھنڈی چائے سے تین دن کی تھکن نہیں اتری ہو گی..." عجیب چہرے پر ہلکی سی مسکان سجائے نظریں اسکے کپ پر رکھے کافی سنجیدہ لہجے میں گویا

ہوا کہ آلیانا کا تو چہرہ شرم سے لال ہو گیا...اور پھر وہ بنا کچھ کہے وہیں سے پلٹ کر تیزی سے گیسٹ روم کی جانب بڑھ گئی...

پیچھے وہ اسکی کچھ دیر پہلے کی حرکت سوچ کر مسکرا دیا اسنے سامنے کھڑی کالی گاڑی کے شیشوں میں اسے دیکھ لیا تھا...وہ سر جھٹک کر رہ گیا...

"اعظم..."ایک بار پھر اعظم کو آواز دی وہ پھر حاظر ہوا...

"جی صاحب..."

"حویلی کے اندر آج کے بعد کوئی مرد نہیں جائے گا...وراس بات کا خیال تم رکھو گے..."لہجے میں پھر سرد مہری آگئی تھی...یہ کہ کر اسنے بنا جواب سنے حویلی کی طرف قدم کر لیے...اسکا رخ کچن کی طرف تھا جہاں دو ملازمہ کام کر رہیں تھیں...

اسنے ایک کو پکارا...

www.novelsclubb.com

"عافیہ..."وہ ہاتھ کروں سے صاف کرتی فوری اسکے پاس آئی...

"جی صاحب..."

"گیسٹ روم میں چائے بجھواؤ اور اس لڑکی کا خیال رکھنا یہ تمہاری زمیداری ہے اسے کسی چیز کی کمی نہیں ہونی چاہیے..." یہ کہ کر وہ اپنے کمرے میں آرام کی گرز سے چلا گیا...

جاری ہے...

www.novelsclubb.com